

(۲۹۰)

اگر خداوند عالم نے اپنی معصیت کے عذاب سے نہ ڈرایا ہوتا، جب بھی اس کی نعمتوں پر شکر کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی معصیت نہ کی جائے۔

(۲۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ لَمْ يَتَوَعَّدِ اللَّهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ لَكَانَ يَجِبُ أَنْ لَا يُعْصَى شُكْرًا لِنِعْمِهِ.

(۲۹۱)

اشعث ابن قیس کو اس کے بیٹے کا پر سادیتے ہوئے فرمایا: اے اشعث! اگر تم اپنے بیٹے پر رنج و ملال کرو تو یہ خون کا رشتہ اس کا سزاوار ہے اور اگر صبر کرو تو اللہ کے نزدیک ہر مصیبت کا عوض ہے۔

(۲۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ عَزَى الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ لَه: يَا أَشْعَثُ! إِنْ تَحَزَنْ عَلَى ابْنِكَ فَقَدْ اسْتَحَقَّ مِنْكَ ذَلِكَ الرَّحْمُ، وَإِنْ تَصْبِرْ فِي اللَّهِ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ خَلْفٌ.

اے اشعث! اگر تم نے صبر کیا تو تقدیر الہی نافذ ہوگی اس حال میں کہ تم اجر و ثواب کے حقدار ہو گے، اور اگر چہینے چلائے جب بھی حکم قضا جاری ہو کر رہے گا، مگر اس حال میں کہ تم پر گناہ کا بوجھ ہوگا۔ تمہارے لئے بیٹا مسرت کا سبب ہوا، حالانکہ وہ ایک زحمت و آزمائش تھا اور تمہارے لئے رنج و اندوہ کا سبب ہوا، حالانکہ وہ (مرنے سے) تمہارے لئے اجر و رحمت کا باعث ہوا ہے۔

يَا أَشْعَثُ! إِنْ صَبَرْتَ جَرِي عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَأَنْتَ مَأْجُورٌ، وَإِنْ جَزِعْتَ جَرِي عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَأَنْتَ مَأْزُورٌ. يَا أَشْعَثُ! ابْنُكَ سَرَّكَ وَهُوَ بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ، وَحَزَنُكَ وَهُوَ ثَوَابٌ وَرَحْمَةٌ.

(۲۹۲)

رسول اللہ ﷺ کے دفن کے وقت قبر پر یہ الفاظ کہے: صبر عموماً اچھی چیز ہے سوائے آپ کے غم کے، اور بیتابی و بے قراری عموماً بری چیز ہے سوائے آپ کی وفات کے، اور بلاشبہ آپ کی موت کا صدمہ عظیم ہے اور آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آنے والی ہر مصیبت سبک ہے۔

(۲۹۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً دُفِنَ: إِنَّ الصَّبْرَ لَجَمِيلٌ إِلَّا عَنكَ، وَإِنَّ الْجَزَعَ لَقَبِيحٌ إِلَّا عَلَيْكَ، وَإِنَّ الْمَصَابَ بِكَ لَجَلِيلٌ، وَإِنَّهُ قَبْلَكَ وَبَعْدَكَ لَجَلَلٌ.

(۲۹۳)

(۲۹۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بے وقوف کی ہم نشینی اختیار نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم اسی کے ایسے ہو جاؤ۔

لَا تَصْحَبِ الْمَأْتِقَ، فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ، وَيُوَدِّدُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ.

بے وقوف انسان اپنے طریق کار کو صحیح سمجھتے ہوئے اپنے دوست سے بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ اس کا سا طور طریقہ اختیار کرے اور جیسا وہ خود ہے ویسا ہی وہ ہو جائے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کا دوست بھی اس جیسا بے وقوف ہو جائے، کیونکہ وہ اپنے کو بے وقوف ہی کب سمجھتا ہے جو یہ چاہے اور اگر سمجھتا ہوتا تو بے وقوف ہی کیوں ہوتا۔ بلکہ اپنے کو عقلمند اور اپنے طریقہ کار کو صحیح سمجھتے ہوئے اپنے دوست کو بھی اپنے ہی ایسا ”عقلمند“ دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی رائے کو سجا کر اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا اس سے خواہش مند ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کا دوست اس کی باتوں سے متاثر ہو کر اس کی راہ پر چل پڑے۔ اس لئے اس سے الگ تھلگ رہنا ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۹۴)

(۲۹۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ سے دریافت کیا گیا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَسَافَتِهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَسِيرَةَ يَوْمٍ لِلشَّمْسِ.

سورج کا ایک دن کا راستہ۔

(۲۹۵)

(۲۹۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تین قسم کے تمہارے دوست ہیں اور تین قسم کے دشمن: دوست یہ ہیں: تمہارا دوست، تمہارے دوست کا دوست اور تمہارے دشمن کا دشمن۔ اور دشمن یہ ہیں: تمہارا دشمن، تمہارے دوست کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست۔

أَصْدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ، وَأَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ: فَأَصْدِقَاؤُكَ: صَدِيقُكَ، وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ، وَعَدُوُّكَ عَدُوُّكَ، وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ، وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ.

(۲۹۶)

(۲۹۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت نے ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن کو ایسی چیز کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کے درپے ہے جس میں خود اس کو بھی نقصان پہنچے گا، تو آپ نے فرمایا کہ:

لِرَجُلٍ رَأَاهُ يَسْعَى عَلَى عَدُوِّ لَهٗ بِمَا فِيهِ إِصْرًا رُبَّ يَنْفُسِهِ:

تم اس شخص کی مانند ہو جو اپنے پیچھے والے سوار کو قتل کرنے کیلئے اپنے سینہ میں نیزہ مارے۔

إِنَّمَا أَنْتَ كَالطَّاعِنِ نَفْسَهُ لِيَقْتُلَ رَدْفَهُ.

(۲۹۷)

نصیحتیں کتنی زیادہ ہیں اور ان سے اثر لینا کتنا کم ہے۔

(۲۹۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَكْثَرَ الْعَبْرَ وَأَقَلَّ الْإِعْتِبَارَ!

اگر زمانہ کے حوادث و انقلابات پر نظر کی جائے اور گزشتہ لوگوں کے احوال و واردات کو دیکھا اور ان کی سرگزشتوں کو سنا جائے تو ہر گوشہ سے عبرت کی ایک ایسی داستان سنی جاسکتی ہے جو روح کو خواب غفلت سے جھنجھوڑنے، پند و موعظت کرنے اور عبرت و بصیرت دلانے کا پورا سر و سامان رکھتی ہے۔ چنانچہ دنیا میں ہر چیز کا بننا اور بگونا اور پھولوں کا کھلنا اور مرجھانا، سبزے کا لہلہانا اور پامال ہونا اور ہر ذرہ کا تغیر و تبدل کی آماجگاہ بننا ایسا درسِ عبرت ہے جو سراپ زندگی سے جام بقا کے حاصل کرنے کے توقعات ختم کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان ان عبرت افزا چیزوں سے بند نہ ہوں۔

کاخ جہان پر است ز ذکر گذشتگان لکن کس کس کہ گوش دهد این ندا کم است

☆☆☆☆☆

(۲۹۸)

جوڑائی جھگڑے میں حد سے بڑھ جائے وہ گنہگار ہوتا ہے اور جو اس میں کمی کرے اس پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں، اور جوڑتا جھگڑتا ہے اس کیلئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ خوفِ خدا قائم رکھے۔

(۲۹۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ بَالَغَ فِي الْخُصُومَةِ آثِمٌ، وَمَنْ قَصَرَ فِيهَا ظَلِمٌ، وَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ مَنْ خَاصَمَ.

(۲۹۹)

وہ گناہ مجھے اندوہناک نہیں کرتا جسکے بعد مجھے اتنی مہلت مل جائے کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں اور اللہ سے امن و عافیت کا سوال کروں۔

(۲۹۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَهْبَنِي ذَنْبٌ أُمَهَلْتُ بَعْدَهُ حَتَّى أَصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ وَأَسْأَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۰۰)

امیر المؤمنین علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ خداوند عالم اس کثیر التعداد مخلوق کا حساب کیونکر لے گا؟ فرمایا:

(۳۰۰) وَهُدِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَيْفَ يُحَاسِبُ اللَّهُ الْخَلْقَ عَلَى كَثْرَتِهِمْ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

جس طرح اس کی کثرت کے باوجود انہیں روزی پہنچاتا ہے۔

كَمَا يَرِزُ قَوْمَهُمْ عَلَى كَثْرَتِهِمْ.

پوچھا: وہ کیونکر حساب لے گا جبکہ مخلوق اسے دیکھے گی

فَقِيلَ: كَيْفَ يُحَاسِبُهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ؟ فَقَالَ

نہیں؟ فرمایا:

عَلَيْهِ السَّلَامُ:

جس طرح انہیں روزی دیتا ہے اور وہ اسے دیکھتے نہیں۔

كَمَا يَرِزُ قَوْمَهُ وَلَا يَرَوْنَهُ.